السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ ایک شخص بنام علی محمدوفات کرگیاجس نے وارث چھوڑے۔ پانچ بیٹے شادی خان، محمود، شھمیر، صادق، فقیر محمداورچھ بیٹیاں خیراں، مکھن، گلاں مریم، ملی، سیانی اوردو بیویاں نازواورجادو۔ وضاحت کریں کہ ہر ایک کوشریعت محمدی کے مطابق کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یادرہے کہ سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت سے فوت ہونے والے کے کفن دفن کاخرچہ کیاجائے، پھراگرمیت پرقرض تھاتوباقی مال میں سے اداکیاجائے تیسرے نمبرپراگرمیت(فوت ہونے والے) نے کوئی وصیت کی تھی تواسے کل مال کے تیسرے حصے سے اداکیاجائے پھرباقی مال کوایک روپیہ قراردے کراس طرح تقسیم کیاجائے گا۔(1)دونوں بیوں کوآٹھواں حصہ دیاجائے گادونوں برابرکی شریک ہوں گی۔
(2)باقی14آنے کو16حصے کرکے ہربیٹے کودوحصے ہربیٹی کوایک حصہ ملے گاجیساکہ اللہ تعالی کافرمان ہے:(1) فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ ...النساء (2) وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ...النساء مزیدوضاحت کےلیےنیچے نقشہ میں ورثاء کے حصے ذکرکیے جارہے ہیں۔

فوت ہونے والاعلی محمدملکیت 1روپیہ

وارث:بیٹا1آنہ9پائی،بیٹا1آنہ9پائی،بیٹا1آنہ9پائی،بیٹا1آنہ9پائی،بیٹا1آنہ9پائی،بیٹی2/1/10پائی،بیٹی2/1/10پائی،بیٹی2/1/10پائی،بیٹی2/1/10پائی،

بیٹی2/1/10پائی،بیٹی2/1/10پائی، بیوی1آنہ، بیوی1آنہ

موجودہ اعشاریہ نظام میں یوں تقسیم کیاجاسکتا ہے

مترکہ100

2 بیویاں 1/8/=12.5

5بیٹے عصبہ54.684 فی کس10.937

6.بیٹیاں عصبہ32.812 فی کس5.468

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ](#)

صفحہ نمبر653

محدث فتویٰ